بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولا کریم! تیرا ایک عاجز اور مسکین بندہ، تیری اس نوازش کا صدق دل سے شکر ادا کرتا ہے کہ "ندائے حق" دوسرے سال میں داخل ہو رہا ہے،

اے فاعل حقیقی! یہ رسالہ بظاہر مجموعۂ اوراق ہے لیکن میری نگاہ میں تیری مشیئت کا کرشمہ ہے یعنی تو نے اسے جاری فرمایا۔ ورنہ اگر زمام کار میرے اختیار میں ہوتی، اگر میں فاعل مختار ہوتا تو میں یہ رسالہ ۱۹۲۰ء میں جاری کرتا جب میں بھی جوان تھا اور میرے ولولے بھی جوان تھے لیکن یہ رسالہ ۱۹۵۰ء میں جاری ہوا۔ اس کے اجراء سے یہ حقیقت مجھ پر منکشف ہو گئی کہ جب تک تو نہ چاہے، جب تک تو اسباب مہیا نہ فرمائے انسان لاکھ چاہے کچھ نہیں کر سکتا۔

اے کارساز حقیقی اس رسالے کے اجراء کی بدولت تیرے ایک مقبول بارگاہ بندے[۱] کے اس قول کا مطلب سمجھ میں آگیا کہ

لا فاعل فی الحقیقۃ الا اللہ

یعنی بظاہر انسان فاعل نظر آتا ہے۔ مگر درحقیقت اللہ کے سوا کوئی فاعل نہیں ہے، اور یہ اس لئے کہ

لا موجود فی الحقیقۃ الا انت

یعنی درحقیقت تیرے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ تیرا وجود تیرا خانہ زاد ہے اصلی اور حقیقی ہے میرا وجود مستعار ہے تیرے وجود کا ظل ہے۔ اور مجھی پر کیا موقوف ہے، جسے ہم کائنات کہتے ہیں یہ کچھ نہیں ہے مگر تیری ذات اقدس کی جلوہ گری ــــ جس پر "اللہ نور السموات والارض" الخ شاہد عدل ہے۔

ع از ماہ تا بماہی سب ہے ظہور تیرا

اے منعم حقیقی! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس رسالے کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دلوں میں عشق رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا جذبہ پیدا کر سکوں، اور یہ صداقت ان پر واضح کر سکوں کہ عشق رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کتابوں سے پیدا نہیں ہو سکتا بلکہ عاشقوں کی صحبت اختیار کرنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے سے پیدا ہو سکتا ہے،

اے مجیب الدعوات! چونکہ میرے یقین کی رو سے تیرے وہ نیک بندے، جنہیں ہم خواجگان چشت رح کے لقب سے یاد کرتے ہیں، عشق رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اور اس مسلک کے سب سے بڑے علمبردار تھے، اس لئے میں تجھ سے ملتجی ہوں کہ تو مجھ کو اور میرے دوستوں کو "انہی" پاکان امت" کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ تاکہ ہم اپنی زندگیاں تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے وقف کر کے قیامت کے دن اپنے آقا اور مولی سرکار دو عالم (صلے اللہ علیہ وسلم) کے سامنے سرخرو ہو سکیں۔

"آمین یا رب العالمین"

---

[۱] سیدی و شیخی محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رح